سرکاری رپورٹ

آٹھواں اجلاس

بلوچستان صوبائی اسمبلی کی کاروائی

اجلاس منعقدہ ۵ مئی ۱۹۹۸ء مطابق ۸ ر محرم الحرام ۱۴۱۹ ہجری بروز منگل

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
۱۔	آغاز تلاوت قرآن پاک و ترجمہ	۵
۲۔	وقفہ سوالات	۶
۳۔	رخصت کی درخواستیں	۴۵
۴۔	مشترکہ تحریک استحقاق غیر (نامنظور)	۴۶
۵۔	تحریک التواء پر بحث نہ ہو سکی اسپیکر صاحب کے حکم کے تحت	۵۰

بلوچستان صوبائی اسمبلی

بلوچستان صوبائی اسمبلی کا اجلاس مورخہ ۵ مئی ۱۹۹۸ء مطابق ۸ محرم الحرام ۱۴۱۹ھ (بروز منگل) بوقت گیارہ بجکر (قبل دوپہر) زیر صدارت جناب میر عبدالجبار اسپیکر صوبائی اسمبلی کوئٹہ میں منعقد ہوا۔

جناب اسپیکر اسلام علیکم:

تلاوت قران پاک وترجمہ

از

مولانا عبدالمتین اخوندزادہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۙ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۙ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ ۗ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ ۗ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ ۙ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ ۙ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ ۧ

ترجمہ ۔ ہر طرح کی ستائشیں اللہ ہی کے لیے ہیں جو تمام کائنات خلقت کا پروردگار ہے' جو رحمت والا ہے' اور جس کی رحمت تمام مخلوقات کو اپنی بخششوں سے مالا مال کر رہی ہے۔ جو اس دن کا مالک ہے' جس دن کاموں کا بدلہ لوگوں کے حصے میں آئے گا۔ (خدایا!) ہم صرف تیری ہی بندگی کرتے ہیں' اور صرف تو ہی ہے' جس سے (اپنی ساری احتیاجوں میں) مدد مانگتے ہیں ۔ (خدایا!) ہم پر (سعادت کی) سیدھی راہ کھول دے۔ وہ راہ جو ان لوگوں کی راہ ہوئی جن پر تو نے انعام کیا۔ ان کی نہیں جو پھٹکارے گئے' اور نہ ان کی جو راہ سے بھٹک گئے

جناب اسپیکر جزاک اللہ

وقفہ سوالات

جناب اسپیکر: بسم اللہ الرحمان الرحیم

اب وقفہ سوالات ہے

سوال نمبر 276 میر عبدالکریم نوشیروانی صاحب کا ہے۔

X۲۷۶ میر عبدالکریم نوشیروانی: (مورخہ ۲۷ جنوری ۱۹۹۸ء کو موخر شدہ)

کیاوزیر ملاز متہاو امور انتظامیہ ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ۔

۲۳ فروری ۱۹۹۷ء سے اب تک کتنی نئی گاڑیاں خریدی ہیں اور یہ نئی گاڑیاں کس کس کے زیر استعمال ہیں

سید احسان شاہ۔(برائے وزیر ملاز متہاو امور انتظامیہ)

اس مدت کے دوران محکمہ ہذانے نہ ہی کوئی نئی گاڑی خریدی ہے اور نہ ہی کسی کو برائے استعمال دی ہے لہذا جواب نفی میں سمجھا جائے۔

جناب اسپیکر: جواب پڑھاہو اتصور کیا جائے کوئی ضمنی سوال

میر عبدالکریم نوشیروانی: جناب اسپیکر خوش آئید بات ہے۔ گورنمنٹ نے ایک سال چار مہینے میں کوئی گاڑی پرچیز نہیں کیا یہ ہمیں خوشی ہے کہ انہوں نے ایک سال چار مہینے میں صرف پیدل مارچ کیا ساتھ ساتھ مجھے یہ بھی کہنا پڑتا ہے کہ جناب یہ دس دس گاریاں جو استعمال کر رہے ہو یہ پرانی ہیں یا نئے ہیں

سید احسان شاہ (وزیر خزانہ) جناب اسپیکر گزارش ہے کہ ضمنی سوال کے جواب دینے سے قبل میں گزارش کرونگا اور اسمبلی کی کاروائی کی طرف آپ کی توجہ دلانا چاہتا ہوں کہ یہ سوالات اس سے قبل کے اجلاس میں آچکے ہیں اور ان کے جوابات دئے جا چکے ہیں اگر اس وقت ممبر صاحب کو یاد ہو یہ وزارات چیف منسٹر صاحب کے پاس تھے اور چیف منسٹر صاحب نے خود ان سوالوں کے جواب اسی فلور پر دیے تھے۔

میر عبدالکریم نوشیروانی: جناب اسپیکر اس وقت یہ سوالات موخر کیے گئے تھے۔

جناب اسپیکر : آپ تشریف رکھیں شاہ صاحب سوال یہ ہے کہ کتنی گاڑیاں خریدی گئیں۔
میر عبدالکریم نوشیروانی : جناب اسپیکر جواب دیا ہوا ہے کہ نئی گاڑیاں ہم نے نہیں خریدی ہے تو میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ اگر نئی گاڑیاں نہیں خریدی گئی تو یہ دس دس گاڑیان کسی کے پاس نہیں ہیں اگر معزز ممبر کے پاس دس دس گاڑیوں کا ثبوت ہے تو وہ فلور پر لے آئیں۔
میر عبدالکریم نوشیروانی : پوائنٹ آف آرڈر جناب اسپیکر آپ کے مشیروں کے پاس چار چار گاڑیاں ہیں آپ کے ایڈوائزر کے پاس دو گاڑیاں ہیں۔
جناب اسپیکر : وہ تو آپ کو کہتے ہیں کہ اگر آپ کے پاس ثبوت ہے تو ٹھیک ہیں۔
میر عبدالکریم نوشیروانی : جناب اسپیکر ثبوت میرے جیب میں تو نہیں آپ اس سوال کو ڈیفر کر دیں میں ثبوت فراہم کروں گا۔
سید احسان شاہ : بغیر ثبوت کے فلور پر کوئی بات نہیں ہو سکتی۔
میر عبدالکریم نوشیروانی : جناب آپ نے کونسا ثبوت یہاں دیا ہے کہ اتنے گاڑیاں ہیں آپنے lumsum دیا ہوا ہے کہ ہم نے گاڑیاں نہیں خریدی ہیں لہذا اس کو ڈیفر کر دے میں ثبوت لاؤنگا۔
جناب اسپیکر : کریم صاحب جواب تو اس کا مکمل ہے deffer اس وقت ہوتا ہے جب جواب نامکمل ہو۔ مداخلت آپ میری بات تو سنے ضمنی سوال آپ نے کیا ہے۔
میر عبدالکریم نوشیروانی : جناب اسپیکر گورنمنٹ کی طرف سے جواب آچکا ہے کہ ہم نے نئی گاڑیاں پرچیز نہیں کی ہے۔
جناب اسپیکر : ٹھیک ہے نہیں کیا ہے۔
میر عبدالکریم نوشیروانی : تو یہ ان سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ جب گورنمنٹ نے نئی گاڑیاں پرچیز نہیں کی تو یہ دس دس گاڑیاں نئی ہیں یا پرانے ہیں۔
سید احسان شاہ (وزیر) مسئلہ یہ کہ آپ کن دس گاڑیوں کی بات کر رہے ہیں ویسے بلوچستان گورنمنٹ کے پاس سینکڑوں گاڑیاں آپ کن دس گاڑیوں کی بات کر رہے آپ ان دس

کینام بتادیں۔

میر عبدالکریم نوشیروانی : میں منسٹروں اور مشیروں کے گاڑیوں کی بات کر رہاں ہوں۔

سید احسان شاہ (وزیر) جناب ہر منسٹر کو محکمہ S& GAD سے ایک ایک گاڑی ان کے استعمال کے لئے مل جاتا ہے اور ایک ایک گاڑی تمام منسٹرز کے پاس ہے اگر آپ کالی گاڑیوں کی بات کرتے ہیں وہ تو آپ کو بہتر معلوم ہو گا ہمیں پتہ نہیں

میر عبدالکریم نوشیروانی : جناب کالی گاڑیوں سے کوئٹہ شہر بھرا پڑا ہوا ہے ہر سردار اور نواب کے پاس دس دس گاڑیاں کی اپ بات نہ کریں منسٹروں کے پاس اس وقت چار چار گاڑیاں ہیں۔

سید احسان شاہ : میں حکومت کی بات کر رہا ہوان کہ حکومت کے پاس کوئی کبالی گاڑی نہیں۔

جناب اسپیکر : میر عبدالکریم صاحب آپ ضمنی سوال کریں

میر عبدالکریم نوشیروانی جناب اسپیکر میں ان کے جواب سے مطمئن نہیں ہوں وہ کہتا ہے۔

جناب اسپیکر اگر آپ کے پاس کوئی ثبوت ہے

میر عبدالکریم نوشیروانی جناب یہ ناممکن ہے کہ ایک منسٹر ایک گاڑی سے سفر کریں ہر ایک منسٹر کے پاس چھ چھ آٹھ آٹھ گاڑیاں اس وقت زیر استعمال ہے۔

جناب اسپیکر میر عبدالکریم نوشیروانی میں آپ سے عرض کر رہاں ہوں کہ جس وقت میں بولنا چاہو نگا تو مہربانی کر کے میری بات سن لیا کریں پھر اپنی بات کریں اپ مجھ کو بھی نہیں چھوڑتے بات کرنے کے لئیے باقی کیا کریں یہاں گے گزارش اتنی ہے کہ جواب آچکا اور انھوں نے کہ دیا کہ دس دس گاڑیاں کسی کے پاس نہی (مداخلت) میری بات مکمل ہونے دیں۔

میر عبدالکریم نوشیروانی : جناب (مائیک بند)

جناب اسپیکر : میری بات سنئے انہوں نے جواب دے دیا کہ ہر وزیر کو محکمہ S& GAD سے ایک ایک گاڑی ملی ہے اگر آپ کے پاس دس دس گاڑیوں کی ثبوت ہے تو آپ کوئی مشن ہیں کچھ لائے۔

میر عبدالکریم نوشیروانی : جناب آپ سوال کو ڈیفر کرو میں لاؤں گا۔

جناب اسپیکر : آپ کے سوال کا جواب آچکا ہے آپ ضمنی سوال کی بات کریں۔

۲۸۲X میر عبدالکریم نوشیروانی : (مورخہ ۲۷ جنوری ۱۹۹۸ کو موخر شدہ)

کیا وزیر ملازمتہا و امور انتظامیہ ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ۔

اپریل ۱۹۹۷ء تا ۲۰ جولائی ۱۹۹۷ء کے دوران کن وزراء صاحبان نے صوبہ کے کن کن علاقوں کا دورہ کیا اور ان دوروں کا کل کسقدر (ٹی اے اور ڈی اے) وصول کیا گیا۔

سید احسان شاہ (برائے وزیر ملازمتہا و امور انتظامیہ)

اپریل ۱۹۹۷ء تا ۲۰ جولائی ۱۹۹۷ صوبائی وزراء صاحبان نے جن علاقوں کا دورہ کیا اور جسقدر ٹی اے ر ڈی اے وصول کیا ان کی تفصیل۔ حسب ذیل ہیں۔

نمبر شمار	نام وزراء صاحبان اور انکے محکمے	جن علاقوں کا دورہ کیا	ٹی اے ر ڈی اے
۱۔	میر محمد علی رند صاحب صوبائی وزیر برائے ماہی گیر خوراک	تربت، تمپ، دشت گوادر پسنی اور مند	۱۰،۸۰۵ روپے
		خضدار، سوراب قلات اور مستونگ	۷۰۰ روپے
			۱۱،۵۰۵
۲۔	مولوی امیر زمان صاحب صوبائی وزیر برائے منصوبہ بندی اور ترقیات	کنگری لورالائی موسیٰ خیل	۱،۷۵۰ روپے
		لورالائی قلات	۲،۲۷۵ روپے
		ژوب	۳۵۰
			۴،۳۷۵ روپے

جناب اسپیکر : جواب پڑھا ہوا تصور کیا گیا کوئی ضمنی سوال؟

میر عبدالکریم نوشیروانی : جناب اسپیکر جب اسمبلی فلور پر صحیح جواب نہیں ملتا تو ضمنی سوال کیا کریں۔

X (۲۸۳) میر عبدالکریم نوشیروانی : (مورخہ ۲۷ جنوری ۱۹۹۸ء کو موصول شدہ)

کیا وزیر ملازمتہاء وامور انتظامیہ ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ

اسوقت وزیر اعلیٰ بلوچستان کے کل کتنے معاون اور مشیر ہیں تفصیل دی جائے۔

وزیر ملازمتہا وامور انتظامیہ

جناب وزیر اعلیٰ صاحب بلوچستان نے تین مشیر اور ایک معاون بھرتی کیا ہے

جنکے نام اور محکمے مندرجہ ذیل ہیں۔

۱۔ جناب ملک محمد طوقی مشیر برائے تعلیم وثقافت

۲۔ جناب رحمت اللہ ایڈوکیٹ مشیر برائے صحت

۳۔ جناب عبداللہ کاکڑ مشیر برائے کیوڈی اے۔

جناب اسپیکر پڑھا ہوا تصور کیا گیا ضمنی سوال کوئی نہیں Next question عبدالکریم نوشیروانی صاحب

X۲۸۶ میر عبدالکریم نوشیروانی

کیا وزیر آبپاشی وبرقیات ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ

سال ۱۹۹۳ء تا ۱۹۹۷ء کے دوران کل کتنی رگ مشینیں خراب ہوئی ہیں اور ان کی مرمت پر کل کسقدر رقم خرچ ہوئی ہے تفصیل دی جائے

حاجی ہرام خان اچکزئی

وزیر آبپاشی وبرقیات

سال ۱۹۹۳ء میں محکمہ آبپاشی کی سات ڈرلنگ رگ مشینیں مختلف اوقات میں خراب ہوئیں اور ان پانچ سالوں میں ان کی مرمت پر کل اخراجات ۲۱،۶۶،۰۵،۵۰۰ روپے ہوئے۔

نمبر شمار	نام رگ مشین	۱۹۹۳ء	۱۹۹۴ء	۱۹۹۵ء	۱۹۹۶ء	۱۹۹۷ء
۱۔	ٹون رگ	۱۹۹۳ء	۲۵۰۰۰۰	۱۹۹۵ء	۳۹۱۵۰	۱۹۹۷ء
۲۔	مول رگ i	۱۹۹۳ء	۲۴۹۹۰۰	۱۹۹۵ء	۴۰۰۰۰۰	۱۹۹۷ء
۳۔	مول رگ ii	۱۹۹۳ء	۲۴۹۹۰۰	۱۹۹۵ء	۴۰۰۰۰۰	۱۹۹۷ء
۴۔	جی۔ڈی i	۱۹۹۳ء	۳۶۸۱۵۰	۹۴۲۸۰	۵۴۹۴۹۵	۱۹۹۷ء
۵۔	جی ڈی ii	۱۹۹۳ء	۳۶۸۱۵۰	۲۵۰۰۰۰	۴۵۸۸۰	۱۹۹۷ء
۶۔	جی۔ڈی iii	۱۹۹۳ء	۳۶۸۱۵۰	۲۵۰۰۰	۹۹۴۹۰۰	۱۹۹۷ء
۷۔	جی ڈی iv	۱۹۹۳ء	۲۰۸۳۵۰	۱۱۹۵۵۰	۹۹۴۹۰۰	۱۹۹۷ء

۱۱۴۸۴۰۰ ۳۳۴۴۳۰ ۲۵۸۳۴۲۵

محکمہ آبپاشی کے پاس درج ذیل ڈریلنگ رگز ہیں

نمبر شمار	رگوں کا نام	تیار کردہ	ماڈل	تعداد کل	چالو حالت	خراب حالت	جائے ایستادگی	کیفیت
۱۔	جی ڈی رگز	کینیڈا	۱۹۷۸ء	۴	۳	۱	ایم ای ورکشاپ چمن پھاٹک کوئٹہ	جی ڈی رگ پہلا دوسرا تیسرا چالو حالت میں ہے جبکہ چوتھا خراب ہے
۲۔	مول رگز	آسٹریلیا	۱۹۷۸ء	۲	۱	۱	پہلی رگ ایم ای ورکشاپ چمن پھاٹک کوئٹہ میں ہے اور دوسرا مکینکل ورکشاپ سریاب روڈ کوئٹہ میں ہے۔	پہلی رگ چالو حالت میں ہے جبکہ دوسری خراب ہے
۳۔	ٹول رگ	جاپان	۱۹۸۰ء	۱	۱	۔	ایم ای ورکشاپ چمن پھاٹک کوئٹہ	۔
۴۔	فریج رگز	فرانس	۱۹۹۵ء	۵	۵	۔	مکینکل ایریگیشن ورکشاپ سریاب روڈ کوئٹہ	۔

۵۔	فریج رگ	فرانس	۱۹۹۵ء	۱	۱	۔	ریلوے خشک گودی کوئٹہ	مئی ۱۹۹۶ء میں کراچی سے کوئٹہ نقل وحمل کے دوران بری طرح ٹوٹ پھوٹ گئی تھیں
۶۔	فریج رگیس	فرانس	۱۹۹۶ء	۵	۵	۔	ہر گیس میکنیکل ورکشاپ سریاب روڈ کوئٹہ میں ہیں جبکہ ایک چونکہ چونگی احاطہ میں ہے۔	چونگی نرخ پر جھگڑے کی وجہ ٹھیکیدار چونگی نے روک لیا تھا
	ٹوٹل			۱۸	۱۵	۳		

جناب اسپیکر : جواب پڑھا ہوا تصور کیا گیا کوئی ضمنی سوال

میر عبدالکریم نوشیروانی : جناب اس میں انہوں نے یہ لکھا ہے کہ مرمت کے لئے =/41,66,055روپے خرچ ہوا ہے مین اتنا پوچھ سکتا ہوں کہ یہ =/41,66,055روپے جب کہ ان کے پاس 12 کروڑ روپے کا اس وقت پرزہ پارٹ پڑے ہوئے ہیں جبکہ انہوں نے پانچ چھ سال پہلے ہر چیز کیا تھا جاپان سے جب ان کے پاس asready ۱۲ کروڑ روپے کا پرزہ پارٹ پڑے ہوئے ہیں تو اس طرف سے وہ کہتا ہے کہ پانچ سالوں کے دوران ہم نے =/41,66,055روپے خرچہ کئے۔

جناب اسپیکر : وزیر صاحب

حاجی بہرام خان اچکزئی (وزیر) جناب اسپیکر ان کے پاس ثبوت ہے کہ اتنے سپیئر پارٹس محکمے کے پاس ہیں۔

میر عبدالکریم نوشیروانی : پوائنٹ آف آرڈر جناب اسپیکر جواب یہ نہیں ہے کہ جواب مین یہ لکھا ہوا ہے کہ =/41,66,055روپے ہم نے خرچہ کیا ہے جبکہ آپ کے پاس بارہ کروڑ روپے کے پرزہ جیارت پڑے ہوئے ہیں۔

حاجی بہرام خان اچکزئی : ہمارے پاس بارہ کروڑ روپے پرزہ پارٹس نہیں ہے۔

میر عبدالکریم نوشیروانی : جناب وزیر اعلیٰ صاحب نے پچھلے اجلاس میں کہا تھا کہ ہمارے پاس پڑے وہے ہیں۔

حاجی بہرام خان اچکزئی : وہ تو محکمہ پبلک ہیلتھ انجنیئرنگ (PHE) کے ہیں۔

میر عبدالکریم نوشیرانی : جناب اسپیکر یہ جواب جہین منسٹر صاحب کو علم نہیں اس چیز کا اس کو ڈیفر کرو

جناب اسپیکر : قائد ایوان نے جوبات کی وہ محکمہ پبلک ہیلتھ انجینئرنگ کے بارے میں ہے

میر عبدالکریم نوشیروانی : بارہ کروڑ روپے رگ مشینیں (phe) اریگیشن اور واسا کے

عبدالرحیم خان مندوخیل : مشینوں کے بارے میں تھا اس میں اریگیشن کے لئے بارہ کروڑ روپے یعنی وہ پرزہ جات کیلئے۔

جناب اسپیکر : قائد ایوان صاحب اس کی وضاحت فرمائیں

قائد ایوان : جناب اسپیکر میر عبدالکریم نوشیروانی صاحب کے بارے میں جس طرح آپ نے کہا کہ اس کے جذبات کو ہم قابو میں نہیں رکھ سکتے ایک تو ہمارے لئے ملکہ جذبات ہیں اور ہمارے شہنشاہ جذبات یہی ہیں اس دن جو question raise کیا تھا وہ میرے معزز رکن کے ذہن میں نہیں آرہا ہے پبلک ہیلتھ کے رگ مشینوں کے بارے میں کتنے پرزے کردے گئے ہیں اسکا ہم نے حوالدیا تھا آج جو ذکر کر رہے ہیں وہ اریگیشن کے بارے میں۔

میر عبدالکریم نوشیروانی : پوائنٹ آف آرڈر lumpsum انہوں نے رگ جو پرچیز کیا تھا۔ ان کے لئے گورنمنٹ نے بارہ کروڑ کے وہ بھی گورنمنٹ کی ملکیت ہے یہ بھی گورنمنٹ کی ملکیت ہے اگر پبلک ہیلتھ گورنمنٹ کی ملکیت نہیں اور اریگیشن گورنمنٹ کی ملکیت ہے تو بتادیں ان رگ مشینوں کے لئے ۱۲ کروڑ روپے کے پرزہ پارٹس پرچیز کیا تھا جاپان سے اور وہ پرزہ پارٹس پڑے ہوئے ہیں۔

جناب اسپیکر : رولز آف بزنس یہ ہے قواعد یہ ہیں کہ ایک مد کے پیسے دوسرے مد میں خرچ نہیں

کیے جاتے۔ وہ اس مد کے لئے جس میں وہ خرچ کیے جا رہے ہیں اور خرچ ہونگے اس میں نہیں ہے

پیسے یہ ہے سیدھی سی بات

حاجی بہرام خان اچکزئی۔ پانچ سالوں میں سات رگ مشینوں پر

41,66,055/= روپے خرچ ہوئے ہیں۔

سردار عبدالرحمان کھیتران جناب اسپیکر پوائینٹ آف آرڈر

جناب یہ صفحہ نمبر ۵ میں سیریل نمبر ا میں ریلوے کا حوالہ ہے میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ یہ رگیں

مونث ہے یا مذکر ہے ایک نے مذکر کیا ہوا ہے ایک نے مونث کیا ہے۔

جناب اسپیکر : یہ کوئی بات نہیں ہے ہمارے بلوچ اور پٹھان میں مذکر مونث کی کوئی بات

نہیں ہے۔

میر عبدالکریم نوشیروانی : جناب اسپیکر صاحب اس جواب سے تو میں مطمئن نہیں

ہوں جناب اگر وہ گیارہ کروڑ کا پرزہ جات ان رگیوں کے لئے خرچ ہوا ہے وہ پیسے کہاں گئے ؟

بہرام خان اچکزئی (وزیر اریگیشن) جناب اسپیکر صاحب ان کی خواہش پوری

کریں کو ڈیفر کریں کیونکہ ان کا ٹائم بھی پاس نہیں ہوتا ہے (شور)

جناب اسپیکر : وزیر صاحب اگر کہیں تو مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے مگر کیوں جب جواب

ہے۔

عبدالکریم نوشیروانی : جناب گورنمنٹ نے بارہ کروڑ کا جاپان سے پرچیز کر کے لایا ہے

ان محکموں کے لئے اس میں پبلک ہیلتھ بھی آتا ہے اریگیشن بھی آتا ہے اس میں بارہ کروڑ لائے

ہیں۔

پرنس موسیٰ جان صوبائی (وزیر) پوئینٹ آف آرڈر۔ جناب اسپیکر صاحب آپ

کے توسط سے کہ اب دوبارہ کروڑ کا لسٹ مانگے ہین سر That is defferent issue

وہ کچھ سمجھ ہی نہیں رہے ہیں پرانا پارلیمنٹرین ہے I think that is a lack of edu-

cation سر سمجھ ہی نہیں رہے ہیں۔

جناب اسپیکر : Itis hold of the house Tou see by the leader of house and I suppose to کیونکہ وہ اس مد میں تھے اس مد کیلئے نہیں ہے

میر عبدالکریم نوشیروانی : جناب اسپیکر گورنمنٹ آف بلوچستان نے بارہ کروڑ روپے اس مین پرچیز کیا تھا کسی کے دور میں اس میں پبلک ہیلتھ کے لئے اور اریگیشن کے لئے بھی تھے صرف ایک ڈیپارٹمنٹ کے لئے پرچیز نہیں ہوا تھا آپ اس کو کیوں ادھر ادھر کرتے ہو آپ اس کی اجواب دو ادھر ۴۱ لاکھ روپے کرچ ہوئے ہیں جب کہ آپ کے پاس al ready آپ کے پاس سپیئر پارٹس پڑے ہیں۔

بہرام خان اچکزئی وزیر اریگیشن : ہمارے پاس ایک جاپانی رنگ ہے اس کے سپئیر پارٹس ہم لوگوں کے پاس جب کہ اس کی قیمت دو کروڑ روپے ہیں اور اس کے لئے بارہ کروڑ روپے کا سامان کیسے منگوایا ہے۔

میر عبدالکریم نوشیروانی۔ جناب میر ایہ جواب نہیں ہے میں آپ سے یہ نہیں پوچھتا ہوں کہ آپ : نے جاپان سے بارہ کروڑ کا پرچیز کیا میرا سوال یہ ہے آپ نے ۴۱ لاکھ ۶۶ ہزار روپے یہاں مرمت پر خرچہ کیا پانچ سال کے دوران میں جب کہ اپ کے پاس بارہ کروڑ کا پرزہ جات پڑے ہوئے ہیں۔

بہرام خان اچکزئی وزیر اریگیشن : میرے پاس اریگیشن میں سپئیر پارٹس نہیں ہے۔ عبدالرحیم خان مندوخیل : جناب اسپیکر صاحب یہ جو صفحہ نمبر ۵ پر دیا ہے یہی کہ فرنچ رگ ماڈل ۱۹۹۵ء مئی ۱۹۹۶ء کراچی سے کوئٹہ نقل وحمل کے دوران بری طرح ٹوٹ پھوٹ گئی تھیں اس کا پھر انتظام آپ نے ہاتھ میں لیا ہے یا نہیں اعور اس کا توان لیا ہے آپ نے اس بارے میں کیا کاروائی کی ہے ؟

حاجی بہرام خان اچکزئی وزیر اریگیشن : جی ۱۹۹۶ء میں کراچی سے کوئٹہ نقل وحمل کے دوران بری طرح ٹوٹ پھوٹ گئی تھیں یہ اس طرح ہوا ہے کہ ہم لوگوں نے نوٹس دیا ہوا ہے دو کروڑ تمیں لاکھ روپے کا کہ ہمیں یہ دو کروڑ تمیں لاکھ روپے رگ مشین کی ادا کرے اگر

یہ ۱۵ جون کے نوٹس ہم لوگوں کافی دن پہلے ایشو کیا تھا ابھی اگر رع اس نے اس پر عمل نہیں کیا پھر ہم لوگ کورٹ جائینگے اس کے خلاف

جناب اسپیکر : نہیں آپ یہ بتائیں کہ جب نئی رگ کراچی سے کوئٹہ آرہی تھی کیسی ٹوٹ پھوٹ گئی

بہرام خان اچکزئی صوبائی وزیر : جناب ایکڈ یڈنٹ ہوا تھا۔

عبدالکریم نوشیروانی : جناب رگ کا ایکسڈ یڈنٹ ہوا تھا رگ تو گاڑی کے اندر فٹ ہوتا ہے گاری کا کا ایکسیڈنٹ ہوا تھا یا رگ کا؟

عبدالرحیم خان مندوخیل : جناب اسپیکر صاحب نمبر ۹ پر یہ چار رگیں مکینکل ورکشاپ سریاب روڈ کوئٹہ میں ہیں جبکہ ایک چونکہ چونگی احاطہ میں ہے یہ جو کہا ہے اب اس کی پوزیشن کیا ہے ان کیا صورت حال ہے کہ کہاں ہے وہ؟

بہرام خان اچکزئی صوبائی وزیر : چونگی والے سے ابھی ایک دن پہلے فیصلہ ہو چکا ہے اور رگ ہم لوگوں کے پاس ہے۔

۲۸۸X میر عبدالکریم نوشیروانی

کیا وزیر آبپاشی و برقیات ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ

سال ۱۹۹۵ء تا ۱۹۹۷ء کے دوران وفاقی حکومت نے آبپاشی و برقیات کی مد میں صوبائی حکومت کو کسقدر فنڈز مہیا کی ہے اور اس فنڈز سے اب تک کونسے کام کرائے گئے ہیں۔

حاجی بہرام کان اچکزئی (وزیر آبپاشی و برقیات) (جواب پڑھا ہوا تصور کیا گیا)

جواب ضخیم ہے لہذا اسمبلی لائبریری میں ملاحظہ فرمائیں۔

جناب اسپیکر : اگلا سوال میر عبدالرحیم مندوخیل صاحب کا ہے۔

۳۴۱X مسٹر عبدالرحیم خان مندوخیل

کیا وزیر آبپاشی و برقیات ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ

(الف) مالی سال ۹۴، ۱۹۹۳ء تا ۹۷، ۱۹۹۶ء کے دوران محکمہ آبپاشی وبرقیات کے تمام منظور شدہ یعنی(enlisted) ٹھیکیداران کی ضلع وار تفصیل کیا ہے۔

(ب) مالی سال ۹۴، ۱۹۹۳ء تا ۱۵ دسمبر ۹۷ کے دوران محکمہ ہذا کے کن کن ٹھیکیداروں کو کن کن اسکیمات پر وجیکٹس وغیرہ کے ٹھیکے دیئے گئے تھے ان اسکیمات کا تخمینہ لاگت کیا ہے اور اب تک اسکیمات پر کل کسقدر رقم خرچ کی گئی ہے اور مذکورہ اسکیمات پروجیکٹس کے کن مراحل میں ہیں ضلع تفصیل کیا ہے۔

حاجی بہرام خان اچکزئی (وزیر آبپاشی وبرقیات) (جواب پڑھا ہوا تصور کیا گیا)

جواب ضخیم ہے لہذا اسمبلی لائبریری میں ملاحظہ فرمائیں۔

۳۵۸X مسٹر عبدالرحیم خان مندوخیل

کیاوزیر آبپاشی وبرقیات ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ

الف) مالی سال ۹۸، ۱۹۹۷ء کے سالانہ ترقیاتی وغیر ترقیاتی بجٹ سے محکمہ آبپاشی وبرقیات اور اس سے منسلک محکموں /اداروں میں جاری نئے جاور مرمت ودیگر اسکیموں پراجیکٹ کی ضلع وات تفصیل کیا ہے نیز ہر اسکیم پراجیکٹ کے لئے علیحدہ علیحدہ ترقیاتی وغیر ترقیاتی فنڈز کی اسکیم پراجیکٹ وار تفصیل کیا ہے۔

ب) یکم جولائی ۱۹۹۷ء تا ۱۵ دسمبر ۱۹۹۷ء کے دوران مذکورہ ہر اسکیم / پراجیکٹ کے کام کا مکمل کردہ فیصد حصہ ٹھیکیدار (گر ہو) اوراس کام پراب تک اداشدہ رقم بشمول تنخواہیں وغیرہ کی تفصیل کیا ہے نیز مذکورہ مدت کے دوران جس کام / اسکیم اور پراجیکٹ وغیرہ کا جسقدر حصہ مکمل نہیں ہوا ہے اس کی وجوہات کیا ہیں۔

حاجی بہرام خان اچکزئی (وزیر آبپاشی وبرقیات) (جواب پڑھا ہوا تصور کیا گیا)

جواب ضخیم ہے لہذا اسمبلی لائبریری میں ملاحظہ فرمائی۔

جناب اسپیکر جواب کو پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔ ضمنی سوال ہے کوئی ؟

عبدالرحیم خان مندوخیل : جناب ایک تو یہ ہے کہ اس میں اکثر جو جاری اسکیمیں ہیں جیانی اسکیمیں اس کے بارے میں وہاں جواب یہ دیا ہے کہ وہ صوبائی حکومت نے اس سے فنڈ بند کیا ہے اور ان کی بند کیا ہے کیا وجوہات تھیں ہے یکم جولائی سے دسمبر تک ہمارا سوال تھا اور اب تک یعنی ابھی تک آپ نے کوئی کام نہیں کیا ہے اور جواب یہ دیا ہے کہ حکومت نے بند کیا ہے یہ کام جو بھی ہے بند کئے ہیں اس کی وجہ کیا ہے ؟

بہرام خان اچکزئی وزیر آبپاشی و برقیات : یہ تو پہلے گورنمنٹ کے پاس فنڈ نہیں تھے کیونکہ پی اینڈ ڈی ڈیپارٹمنٹ کو ہم لوگوں کے بار بار لکھا ہوا تھا اور اس کے لئے کابینہ نے کمیٹی بنائی تھی کہ سارے بلوچستان کی اریگیشن اسکیمات تھیں کہ ان کی رپورٹ دیدیں یا اگر کسی اسکیم پر کام جاری ہے تو اس کو ہم لوگ جاری کرینگے اور اس کے لئے فنڈز ریلیز ہو گئے سب جتنے جاری اسکیمیں ہے اور انشاء اللہ ۳۰ جون تک مکمل کرلینگے۔

عبدالرحیم خان مندوخیل : اس میں جناب والا چند اسکیمیں ایسی ہیں کہ ان پر بالکل کام بند تھا ضلع پشین کا تمام کام بند ہوا تھا اس کے مقابلے میں اور ایسے علاقے تھے جس میں باقاعدہ ان کو پیسے ریلیز ہو گیا کیوں پشین کے جو بھی پراجیکٹس تھے اریگیشن کے وہ سب واضح طور پر بند کیا گیا میں آپ کو نام لیکر بتاؤنگا پشین کے تمام پراجیکٹ جو اریگیشن کے تھے قطعی حکم کے تحت بند کئے گئے جبکہ باقی ایسے علاقے ہیں جن میں مثلاً اسملی زئی ڈیلے ایکشن ڈیم ۱۷ لاکھ کا کندیل ڈیلے ایکشن ڈیم ۹ لاکھ شمکزئی ڈیلے ایکشن ڈیم ۲۵ لاکھ زیارت ڈیلے ایکشن ڈیم ۱۳ لاکھ مندو لکڑ ڈیلے ایکشن ڈیم ۲۸ لاکھ مرغہ زکریا زئی ڈیلے ایکشن ڈیم ۲۶ لاکھ لالا ڈیلے ایکشن ڈیم ۲۶ لاکھ یہ جو ہے یہ بند ہے اس کے مقابلے میں ایسے ڈیم ہے کہ انہوں اس کے باقاعدہ پیسہ بھی دیا۔

عبدالرحیم خان مندوخیل : اس کے مقابلے میں ایسے ڈیم ہیں جو انہوں نے باقاعدہ اس کے لئے پیسہ بھی دیا اور ہر چیز بھی دیا۔ یہ وجوہات آپ بتا سکتے ہیں۔

جناب اسپیکر : جی جناب وزیر صاحب

بہرام خان اچکزئی وزیر اریگیشن: میں نے پہلے اسپیکر صاحب آپ کے توسط سے عرض کیا کہ جس اسکیمات پر کام شروع ہوا تھا بیس پرسنٹ یا پچیس پرسنٹ اس اسکیمات کو ہم لوگوں نے جاری کیا تھا بعض اسکیمات جو شروع تھے تو یہ ایم پی ایز حضرات کی تھی یہ تجاویز ایم پی ایز نے دیئے تھے جو ایک ایک کروڑ ہر ایم پی اے کو دیئے تھے۔

جناب اسپیکر: ترجیحات کی بنیاد پر آپ نے دیئے تھے؟

بہرام خان اچکزئی (وزیر اریگیشن) ہاں ترجیحات پر پھر ایم پی اے تبدیل کر دیئے ان حضرات سے ہم لوگوں نے تجاویز طلب کیں ایم پی اے حضرات نے ان پر توجہ نہیں دی کیونکہ ان کی تجاویز نہیں اس پر ہم لوگوں نے کام شروع نہیں کیا تھا اس لئے ان کو فنڈ نہیں دیا۔

جناب اسپیکر: جس اسکیمات پر ترجیحات قائم کی تھی اس پر انہوں نے کام کیا مہربانی جی۔

عبدالرحیم مندوخیل: تو جناب والا یہ کیسے ان کے ترجیحات قائم کی تھی اس پر انہوں نے کام کیا مہربانی جی۔

جناب اسپیکر: اس اسکیم کو دیکھ کر انہوں نے ترجیحات دوسری طرف پیسہ چاہیے خصوصی طور پر کوئی انتقامی کاروائی کا ثبوت یہ ہے۔

بہرام خان اچکزئی (وزیر اریگیشن) سر اس میں تو یہ اگر اتنی انتقامی کاروائی نہیں ہے کیونکہ پہلے ایم پی اے جو تھا ہمارے جے یو آئی کا ساتھ تھا اگر انتقامی کاروائی تو کس کے ساتھ تجاویز تو ہمارے جے یو آئی کی آدمی کا تھا ابھی تو ان کا اپنا آدمی ہے سردار مصطفیٰ خان

عبدالرحیم خان مندوخیل: آپ پورے ضلع سے کر رہے ہیں۔ (شور)

عبدالرحیم خان مندوخیل: جو فنڈ ۱۹۹۸ء میں ملا تھا آپ نے اس کو منع کر دیا۔

بہرام خان اچکزئی (وزیر اریگیشن) ہم نے کسی کو منع نہیں کیا آپ کوئی نشاندھی کریں کہ فلاں اسکیم ایم پی اے کا ہم نے ختم کیا ہے

عبدالرحیم خان مندوخیل: یہی کہہ رہا ہوں میں نے نام لئے۔

بہرام خان اچکزئی (وزیر ایریگیشن) یہ ہمارے حلقے میں اپنے جو حمید خان اسکیمات تھی ڈیلے ایکشن ڈیم اور یہ شیئوزئی کاریز حرمے کاریز اور زیمل سب اسکیمات تھیں سب کے لئے پہلے بیس پرسنٹ ریلیز اور زیمل سب اسکیمات تھیں سب کے لئے پہلے بیس پرسنٹ ریل ہوئی تھی اس کو مکمل کرینگے انتقامی کاروائی آپ کے اپنی اسکیم پر نہیں کرواتے ہیں جا کر یہ خود چیک کروائیں کہ اگر کسی کو ہم بن کیا تھا واقع پھر ہم نے انتقامی کاروائی کیے یہ جو اسکیمات تھیں یہ عوام کے خواہسات پر نہیں تھے یہیا اسکیم منظور ہوا تھا عوام کے خواہشات کو تو ہم دیکھتے ہیں ہر طرف وہ بولتے ہیں اس میں فنڈ ہے نہیں۔

عبدالرحیم خان مندوخیل : جناب والا یعنی یہ جو بجٹ میں منظور ہے 97.98 یہ عوام کی خواہشات کے خلاف ہے یہ جو پراجیکٹس وہاں منظر ہو جٹ میں ان سیلئے منظور ہے فلاں اس سے حثیت منسٹری کی اس کو رکاوٹ ڈال رہے ہیں بند کر رہے ہیں۔

جناب اسپیکر : جو میں سمجھتا ہوں کہ آپ نے جو دے دیا ہے بیس پرسنٹ 80 پرسنٹ باقی ہے یہ تو صحیح اسکیمات اپنی جگہ پر ہے کی 9 وتکلہ جس کو بیس پرسنٹ نہیں دیا تھا اس کو سامنے رکھتے ہوئے اس بیس پرسنٹ کے حوالے سے ہم نے ترجیحات قائم کی باقی کا بھی ابھی شروع کر دیا ہے۔

(شور)

بہرام خان اچکزئی (وزیر ایریگیشن)

یہ تو پہلے میں نے عرض کیا تھا کابینہ نے کمیٹی بنائی تھی جا کر کے تسلی کر کے اس پہ کوئی کام شروع نہیں ہوا تو اس کمیٹی نے بند کروادیا تھا

جناب اسپیکر صحیح ہے

عبدالرحیم خان مندوخیل : جناب والا میں نے آپ کی توجہ اس بات کی طرف دلائی ہے اور منسٹر صاحب کا جواب بالکل اطمینان بخش نہیں ہے صوبے میں پروانشل اسمبلی نے گورنمنٹ نے یہی منظور کیے۔

مولانا عبدالواسع : point of order جناب اسپیکر میں رحیم مندوخیل صاحب سے

یہ گزارش کرونگا کہ اگر ایک کوئی ایسی اسکیم تو وہ بتا سکتے ہیں کہ وہ 20 پرسنٹ پیسے ان کے ضرورت کے لئے وہ فنڈ یں بند کر دیا ویسے اگر کام شروع نہیں ہوا ہے تو یہ حکومت کا فیصلہ ہے اور جس اسکیم پہ کام شروع نہیں ہوا ہے تو حکومت اسی ایم۔ پی۔ اے کے ترجیحات پر جو وہ رائے دیتا ہے اس کے نشاندہی پہ ہم کام شروع کرینگے تو اگر بیس پرسنٹ یا تیس پرسنٹ جس اسکیم کا پیسہ ریلیز ہو چکا ہے اور اگر حکومت نے بند کیا ہے تو اس کی نشاندہی کریں۔ ہم کام کر سکتے ہیں۔

جناب اسپیکر: بات کبھی ہو گی یعنی پیسہ ہی ہو گا ایسے اسکیموں کا

عبدالرحیم خان مندوخیل: نہیں جناب والا ترقیاتی الفاظ یہ ہے ترقیاتی اسکیموں پر حکومت کی طرف سے پابندی ہو یہ تیس فیصد کا مسئلہ ہی نہیں یہ جو بعد میں آپ چھ مہینے بعد یہ الفاظ ہیں آپکے اپنے ریکارڈ میں آپنے جناب والا صفحہ نمبر ۲ پشین قلعہ عبداللہ اس صفحہ پہ آپ دیکھیں کہ جو بھی اسکیم دیئے ہے اس میں واضح الفاظ میں لکھا ہے کہ ترقیاتی اسکیموں پر حکومت کی طرف سے کام جاری رکھنے پر پابندی ہے اور اسی دوران یعنی ترقیاتی اسکیم دوسرے ضلعوں میں ہو رہے ہیں اور ان کے لئے پیسہ مختص کور دیا ہے اور جناب والا یہ اسمبلی ہے یہاں سے بجٹ منظور ہوا اور آپ کا کو روکتے ہیں اپ اسکے جوابدہ ہیں۔

حاجی بہرام خان اچکزئی: وزیر اسپیکر صاحب ایسے گورنمنٹ کے اربوں روپوں کے اسکیمات بناتے ہیں جب فنڈ نہیں ہوتے ہیں تو کس چیز سے بنائے

جناب اسپیکر: نہیں محرک کہہ رہے ہیں جو آپ کا جواب ہے اس میں لکھا ہوا ہے کہ انہی کاموں پہ بندش ہے

حاجی بہرام خان اچکزئی: نہیں وہ کاموں پر بندش ہے جن کے لئے میں نے پہلے آپ کو کہا تھا کہ بیس پرسنٹ فنڈ پہلے ریلیز ہو ۳ اہے 80 پرسنٹ ہم لوگوں نے ریلیز کیا ہے قلعہ عبداللہ خان کا کام 30 جون تک مکمل ہو گا جس اسکیم پر سرے سے کام نہیں ہوا تو فنڈ اس کے لئے کہاں سے لائے کا یہ نے کہا اسکو بند کریں۔

عبدالرحیم خان مندوخیل: تو اپ کو بجٹ میں یہ کہنا تھا کہ اس پر کام سرے سے

نہیں ہوا ہے لہذا اس سال کے لئے اسکیم منظور ہی نہ کرے۔ (شور)

مولانا امیر زمان : جناب اسپیکر صاحب اگر اجازت ہو تو اس کی اجازت کروں

جناب اسپیکر : جی مولانا امیر زمان

مولانا امیر زمان سینئر وزیر : جناب اسپیکر گزارش یہ ہے کہ شاید کان صاحب کے سامنے جو کچھ پڑے ہیں وہ کچھ پہلے کا ہو گا کینٹ میں یہ سوال اٹھایا گیا کہ اس طرح کے اسکیمات ہیں کہ M.P.AS کے توسط سے گزشتہ گورنمنٹ نے تجویز کی تھی اور ایم پی اے فنڈ باقاعدہ مختص تھا تو بورڈ نے فیصلہ کر لیا کہ تمام بلوچستان میں جتنی بھی اسکیمات ہے اس کو باقاعدہ طور پر چیک کریں اس میں اگر انفرادی نوعیت کا ایکم نہ ہو عوامی مفاد کی اسکیم ہو جو فنڈ سے ریلیز ہو گیا ہو اس پر کام جاری رکھے تو اس کے ہم پیسے جاری کر دینگے اور اس پر کام جاری رکھیں گے جہاں تک وہ رپورٹ آیا کابینے میں اور کما کہا باقاعدگی طور پر آرڈر بھی لیا اور وہ : لیسے بھی ہو گئے ایریگیشن کے محکمے پر اب اس اسکیماپہ کا جاری ہے خن صاحب کے خدمت میں میں یہ گزارش کرونگا کہ اگر ابھی اسکو چیک کریں تو میری معلومات کے مطابق اس میں شاید دو یا تین اسکیمات ہیں جو انفرادی نوعیت ہے باقی اسکیمات ہیں وہ سارے اجتماعی نوعیت کے اسکیمات ہیں خصوصی طور پہ کسی ضلعے کے ساتھ امتیازی سلوک جیسے خان صاحب کہتے ہیں تو گورنمنٹ اس پے ہیں گا یہ نہیں ہوگا واقعی وہ اسکیم منظور ہے اس کے لئے جیسے ساتھیوں نے کہا پیسے ریلیز ہو چکے ہیں اور اس پہ کام شروع ہے جس کا میں vizit کیا ہے اگر ہوا بھی ہے تو ہم اس کے ذمہ دار ہے اور کسی ضلعے کے ساتھ زیادتی نہیں کرونگا۔

جناب اسپیکر : شکریہ جی

مولانا عبدالوسع point of order جناب اسپیکر مولانا امیر زمان صاحب نے جو جواب دیا میرے خیال میں M.P.AS کے تو اس سے پہلے یہ اسکیمات شروع نہیں ہوا ہے بلکہ حکومتی ارکان کے تو شروع ہا تھا اس وقت ہمارے ساتھی جو ہم اپوزیشن میں تھے انکو ایک ایک کروڑ پہ نہیں ملا اور حکومتی ارکان کے توسط سے یہ امتیازی کام شروع ہوا تھا لیکن جب موجودہ

حکومت آئی اور اسی امتیاز کو جاری نہیں رکھا بلکہ جس اسکیمات پہ کام شروع ہوا وہ ہم نے جاری رکھا اور جن پر کام شروع نہیں ہوا وہ ہمنے روک لیا تو امتیازی سلوک اس وقت ہوا ہے اس حکومت میں نہیں ہوا ہے۔

جناب اسپیکر: صحیح ہے

عبدالرحیم خان مندوخیل: جناب والا یہ تو مولانا صاحب ایسے ہی بات کو ادھر ادھر کر دیتے ہے بات سیدھی سی ہے جناب والا یہ بجٹ کے منظور پراجیکٹس ہے یہ M.P.AS کے پراجیکٹس نہیں ہے جن کا نام میں نے لیا۔

میر عبدالکریم خان نوشیروانی: جناب یہ ایسے شف شف کرتے ہیں اگر گورنمنٹ چاہے ان کو ongoing چلائے کیونکہ سابقہ گورنمنٹ نے کیا ہے تو covering کرتا ہے یہ تو اس گورنمٹ کا اپنا ہی کام ہے میں چاہتا ہوں اس کو ongoing چلائے اور سپیٹ تی سر

عبدالرحیم خان مندوخیل: اسی گورنمنٹ نے یہ منظور کئے یہ بجٹ میں اور پھر بات ی ہے اس میں ایم پی اے فنڈ کے مسئلہ نہیں ہے اور یہ دوسرا مسئلہ بھی نہی ہے کہ یہ اجتماعی یا انفرادی نویت کا ہو اکثریت اجتماعی نویت کی ہے۔

اگر امتیازی بھی ہے تو صوبائی گورنمنٹ نے خود اس کو منظور کیا ہے اس لئے جناب والا چھ مہینے وہ گزر گئے اب جو ہے پھر سے دو مہینے اور یہ تمام پراجیکٹس اور تمام اسکیم جو ہے ہم یہ کہیں گے بلکہ وہ تحریک استحقاق اسمبلی کی بنتی ہے کہ اسمبلی میں آپکو کہ دیا کہ یہ رقم لئے اور یہ کام کریں اور اپنے اپنے اختیارات کا ناجائز استعمال کیا سخت الفاظ میں نہیں کرونگا آپکے لئے آپ نے بالکل اس کو کراب کیا وہ رقم بن کی اور کام ہند ہے ایک تو یہ مسئلہ ہے اس لئے میں امیر زمان صاحب کی بات کو کہ آپ مہربانی کریں یہ جو کام اس طرح ہوا ہے یہ ہوئی ہے ان کاموں کو دوسرے اضلاع میں بھی فوری طور پر شروع کروادے اسی میں میرا ضمنی سوال ہے جناب اسپیکر نہیں جناب والا آپ ختم نہ کریں اگر کریں اگر وہ جواب دے رہے ہیں تو بالکل دیں۔